مولانا عبدالمعبود
مصنف ''تاریخ مکہ'' و''تاریخ مدینہ

ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کی جدائی

محدث کبیر جلیل القدر مفسر، عظیم مصلح علم وعمل کا بدر منیر حقانیہ کے افق پر روپوش ہوگیا شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ العزیز کا پروردہ، جامعہ حقانیہ کا مسند نشین عالم اسلام کا ہیرو دنیائے فانی کو خیر باد کہہ کر عالم جاودانی میں راحت گزیں ہوگیا مجاہدین کا سپہ سالار وغم خوار علماء کا پشتی بان احناف کا عظیم ترجمان طلباء کا شفیق وانیس معلم عالم جاوید کو سدھار گیا شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق کا ہم مکتب ہم سبق ہم سفر ان کی علمی عظمتوں کو آشکارا کرنے والا دیرینہ جگری دوست ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا۔

عرب وعجم کی مسلمہ علمی شخصیت

آہ! ڈاکٹر علامہ وفہامہ شیر علی شاہ قدس سرہ بیک وقت جامعہ حقانیہ، شیرانوالہ دروازہ لاہور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ کی متنوع علمی نمونہ بھی تھے ڈاکٹر صاحب ممدوح منقول ومعقول بلکہ جملہ اسلامی علوم میں کامل رسوخ کے حامل اور عرب وعجم کی مسلمہ علمی شخصیت تھی۔

وہ بیک وقت محدث مفسر نامور خطیب کہنہ مشق مدرس اور عظیم المرتبت مصنف تھے قرآنی اسرار ورموز ہوں یا علوم حدیث کی نکتہ آفرینیاں فلسفہ اور علم الکلام کی موشگافیاں ہوں یا علم فلکیات کی پیچیدہ اور پراسرار کیفیات ڈاکٹر شیر علی شاہ نور اللہ مرقدہ کو سب پر عبور حاصل تھا وہ سب علوم میں یکساں طور پر مہارت کاملہ کے حامل تھے۔

ہر میدان کے شہسوار

جب وہ طلباء میں قرآنی علوم ومعارف کی موتی بکھیر رہے ہوتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ مولانا محمد مظہر نانوتوی اور علامہ شبیر احمد عثمانی کی روح ان کے قالب میں سرایت کرگئی جب وہ دورۂ حدیث کے منتہی طلباء کو بخاری شریف کی تشریح وتوضیح اور روایات کی تدفین وتنقیح سے روشناس کررہے ہوتے تو سامعین خیال کرتے کہ علامہ انور شاہ کاشمیری ان کی زبان سے تکلم کررہے ہیں جب ڈاکٹر صاحب موصوف فلسفہ وکلام کی ابحاث پر گوہر فشانی کرتے تو قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی کی یاد تازہ ہوجاتی تھی

علامہ شیر علی شاہ قدس سرہ وجاھدوا فی سبیل اللّٰہ حق جھادہ کی عملی تصویر تھے، وہ اسلام کی سربلندی

کی خاطر سپر پاور سے بے دریغ ٹکرانے والا سرفروش مجاہد، وہ اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر جان جوکھوں میں ڈال کر سر بکف، میدان جہاد میں چٹان بن گیا وہ امیر جیش مجاہدین کے شانہ بہ شانہ طورا بورا کی سنگلاخ وادیوں میں صحرا نوردی کرنے والا دنیا سے رخصت ہوگیا۔

آج حقانیہ کے درودیوار اداس ان کی جدائی پہ نوحہ وکناں ہیں آج مسند حدیث ان کی جستجو میں سرگرداں ہے آج حقانیہ کے طلباء فضلاء اور علماء اس نابغہ روزگار محقق محدث مفسر کا مثیل پانے سے قاصر ہیں لیکن کل من علیہا فان کے خدائی فیصلہ کے سامنے سب ہی سرنگوں ہیں اور راضی برضا کا ورد سب کے لبوں پر ہے۔

دارالعلوم حقانیہ کا ابرِ فیض

حضرت علامہ ڈاکٹر شیر علی شاہ رحمہ اللہ نے جامعہ حقانیہ سے حفظ کی سند وصول کی ان کے عالم وفاضل ہونے کا اعزاز جامعہ حقانیہ کا مرہون منت ہے ان کی ڈاکٹریت کی آفاقی ڈگری جامعہ حقانیہ کی رہین منت ہے ان کی عظمتوں کے پھیرے جامعہ حقانیہ کی کاخ فقیری ہی نے سربلند کئے اور پھر عالم اسلام پر سایہ فگن ہوگئے وہ جو کچھ بھی تھے جامعہ حقانیہ ہی کے علمی کمالات کا مظہر اور فیضان نظر تھا حسبی اللہ جل مجدہ نے لازوال عزتوں اور رفعتوں سے سرفراز فرمادیا۔

جنازہ

شیخ الحدیث حضرت علامہ شیر علی شاہ قدس سرہ العزیز کا جنازہ پاکستان ہی کی تاریخ نہیں بلکہ تاریخ عالم کا عظیم الشان جنازہ تھا ایسا فقید المثال جنازہ شاید چشم فلک نے بھی نہ دیکھا ہوگا اس جنازہ نے صدیوں پرانی حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے جنازہ کی یاد تازہ کردی۔شرکاء جنازہ علماء صلحاء مشائخ قدردان مخلصین محبین شمع توحید ورسالت کے پروانے دیوانے ہم سفر مجاہدین سماجی سیاسی کارکن اور کلمہ گو مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا اس جم غفیر نے دنیا کو یہ تاثر دیا ہے کہ انسانوں کے دلوں پر حکمرانی کرنے والا فقیر اور درویش اس شان آن اور بان سے دنیا کو الوداع کہتا ہے جس پر شاہان دنیا کو بھی رشک آتا ہے،خوش نصیب اور خوش بخت ہیں وہ حضرات جنہیں اللہ کے محبوب ومقبول مرد حق آگاہ کی نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی اور بدنصیب ہیں وہ حکمران اور سیاسی زعماء جنہیں اللہ کے ولی کے سانحہ ارتحال پر زبان سے تعزیت کے دو بول ادا کرنے کی توفیق بھی نہ ہوسکی اور میڈیا کے کارپردازوں کو ناچ گانے کی نشریات سے فرصت نہ مل سکی کہ وہ اس المیہ کی خبر بارڈ کاسٹ کرسکیں اور مدیران اخبارات نے بھی اس عظیم سانحہ کو درخور اعتنائی نہ سمجھا۔

لیکن نشریات کے فقدان کے باوجود جنازہ میں اس قدر عظیم اجتماع حضرت اقدس مرحوم کی کھلی کرامت تھی کہ لاکھوں لوگ شریک ہوکر اپنے لئے ذخیرہ آخرت محفوظ کرلیں۔